روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 30 نومبر 2004ء 17 شوال 1425 ہجری 30 نبوت 1383 ھش جلد 54-89 نمبر 269

صدقہ وخیرات اور دعا کے متعلق پُر معارف خطبہ جمعہ

صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے

اللہ کے حضور جھکیں، دعائیں کریں صدقات دیں اور قرب الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 نومبر 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے صدقہ وخیرات اور دعا کے مضمون کو نہایت جامع اور پر حکمت انداز میں بیان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 104 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ بس اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ منظور کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا چند جمعے پہلے میں نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا تھا اور اس میں یہ مثال دی تھی کہ جن خواتین کی اولاد نہیں ہوتی تھی انہوں نے اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیا تو اللہ نے اپنے فضل سے اولاد کی نعمت انہیں عطا فرما دی۔ اس پر بعض خط آئے کہ آپ نے کہا تھا کہ جن کی اولاد نہیں ہوتی وہ بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیں تو ضرور اولاد ہو جائے گی اس لئے ہمارے بچوں کے نام بھی رکھ دیں تا کہ ان کی طرف سے چندہ دے سکیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ میں نے بالکل نہیں کہا تھا کہ اولاد ضرور ہو گی۔ بلکہ یہ کہا تھا کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دعا۔ صدقات اور چندے کی برکت سے فوری نظارے دکھا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں سے یہ سلوک ہے۔ میں وہ بات کس طرح کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں۔ دوسری بات یہ کہ چندہ دینے کیلئے بچوں کا نام رکھوانا ضروری نہیں۔ جو لوگ خوشی سے بچوں کی طرف سے چندہ دینا چاہتے ہیں وہ چندہ از طرف بچگان لکھ کر دے سکتے ہیں۔ پھر یہ بات کسی خاص قسم کے چندہ مثلاً تحریک جدید یا وقف جدید کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا مختلف لوگوں کے ساتھ مختلف سلوک ہوتا ہے کسی کی کوئی ادا پسند آ جاتی ہے اور کسی کی کوئی اور بات، لیکن شرط لگا کر اس پر پکے نہیں ہو جانا چاہئے کیونکہ یہ بھی بعض دفعہ ایمان کیلئے ٹھوکر کا باعث بن جاتا ہے ہاں جب بندہ اللہ کی طرف خالص ہو کر جھکتا ہے اور صدقات دیتا اور دعائیں کرتا ہے تو اس کا رحم جوش میں آ جاتا ہے اور اس پر فضل فرماتا ہے۔ اگر دعا کا فوری نتیجہ ظاہر نہ بھی ہو تو اور ذرائع اور وقتوں میں پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ دعا کا نتیجہ ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر شرط کے اس کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں صدقہ وخیرات دیں۔ توبہ کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا صدقہ وخیرات اور دعا کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ دونوں کے ملانے سے اللہ تیزی سے اپنا فضل نازل فرماتا ہے۔ صدقہ وخیرات اور دعا کے متعلق حضور انور نے چند احادیث بیان فرمائیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ معروف باتوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رکنا بھی صدقہ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور صدقہ دینے کی طاقت ہو۔ نیز فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صدقہ وخیرات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ یہاں تک کہ توبہ خیرات کرنے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئیاں بھی ٹل جاتی ہیں جب نبی کی وعیدی پیشگوئی ٹل سکتی ہے تو عام معاملات میں دعا اور صدقات سے اللہ مشکلات کو بھی ٹال دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ خود تو دعا نہیں کرتے۔ اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کرتے۔ چندوں کی ادائیگی کریں یا نہ کریں مگر مشکلات کے وقت خلیفہ وقت یا دوسروں کو دعا کیلئے کہتے ہیں اور جب ان کی خواہش پوری نہیں ہوتی تو شکوہ کرتے ہیں۔ فرمایا یہ درست نہیں۔ ان کو چاہئے کہ خود بھی دعا کریں۔ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور صدقہ وخیرات دیں۔ دعا کا معاملہ تو ایک دوستانہ معاملہ ہے کبھی خدا منواتا ہے اور کبھی مانتا ہے۔ اہل اللہ سے دعا آزمائش کیلئے نہیں کروانی چاہئے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کیلئے صدقہ۔ مالی قربانی اور دعاؤں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی وفات کی افسوسناک خبر سنائی اور ان کی خدمات دینیہ اور اوصاف حمیدہ کا احسن انداز میں تذکرہ فرمایا اور ان کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

رات مسجد میں گزاری

ایک دفعہ باہر سے کچھ مال آیا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال کو مال تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا مستحقین میں تقسیم کے بعد کچھ مال بچ گیا تو آپؐ نے فرمایا میں اس وقت تک اپنے گھر میں نہیں جاؤں گا جب تک اس کا ذرہ ذرہ تقسیم نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ آپؐ نے وہ رات مسجد میں گزاری اگلے دن حضرت بلالؓ نے وہ مال کسی مستحق کو دے دیا تو آپؐ گھر تشریف لے گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی الامام یقبل هدایا المشرکین حدیث نمبر: 2656)

نتیجہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم 2004ء

بعنوان ''احمدی خادم کے اوصاف''

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اول۔ مکرم ملک فرحان احمد صاحب۔ گوجرانوالہ شہر
دوم۔ مکرم فراست احمد صاحب۔ ناصر ہوسٹل ربوہ
سوم۔ مکرم محمد اطہر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
چہارم۔ مکرم قیصر محمود صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ
پنجم۔ مکرم مبارک احمد فرخ صاحب۔ دارالصدر شمالی ب ربوہ
ششم۔ مکرم احمد کمال صاحب۔ اقامۃ الظفر ربوہ
ہفتم۔ مکرم احتشام احمد صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ
ہشتم۔ مکرم محمد معظم صاحب۔ مدینہ ٹاؤن دارالذکر فیصل آباد
نہم۔ مکرم سعید احمد صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ
دہم۔ مکرم شہزاد انجم صاحب۔ بشیر آباد ربوہ

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت ماہر امراض چشم

مجلس نصرت جہاں کو ایک مخلص اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے ماہر امراض چشم کی ضرورت ہے۔ خدمت کے خواہش مند مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار۔ بالائی منزل)
احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ، ربوہ
فون: 04524-212967

پھلدار اور پھولدار پودے

گل داؤدی خوبصورت رنگوں میں اور موسم سرما کے پھولوں کی پنیریاں دستیاب ہیں۔ پھل دار، پھول دار، سایہ دار پودے، خوبصورت باڑیں اور بیلیں دستیاب ہیں۔ پودوں پر سپرے، گھاس کٹائی اور باڑوں کی کٹائی کے لئے رابطہ فرمائیں۔ تازہ پھولوں سے گجرے، ہار، بوکے وغیرہ تیار کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ خوشی کے مواقع پر سٹیج کی خوبصورت سجاوٹ کروائیں۔ کار اور کمرے وغیرہ کی سجاوٹ کا بھی انتظام موجود ہے۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)
فون: 213306,215306 فیکس: 215206

خطبہ جمعہ

دین حق سلامتی کا پیغام ہے۔ ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئے

جتنی زیادہ دعاؤں سے آپ میری مدد کر رہے ہوں گے اتنی زیادہ جماعت میں مضبوطی آتی چلی جائے گی اور اتنی زیادہ آپس میں محبت بڑھتی چلی جائے گی

(معاشرہ میں سلامتی کو رواج دینے سے متعلق قرآن مجید، اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3/ستمبر 2004ء بمطابق ۳/تبوک 1383 ہجری شمسی بمقام زیورک، (سویٹزرلینڈ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النور آیات 28-29 کی تلاوت کی اور فرمایا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اس کی اجازت دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ تمہارے لئے یہ بہت زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

ہر معاشرے میں ملنے جلنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں، اچھی طرح ملنے والے کو اچھے اخلاق کا مالک سمجھا جاتا ہے، اچھے اخلاق والے جب ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو دیکھ کر چہرے پر شگفتگی اور مسکراہٹ لاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو نہ پہچانتے ہوں تب بھی چہرے پر نرمی ہوتی ہے۔ اور جو اچھی طرح سے نہ ملے عموماً اس کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ بڑا بد اخلاق ہے، کسی کام کے سلسلے میں اس کو ملنے گیا اور بڑی بد اخلاقی سے پیش آیا، بڑے بیہودہ اخلاق کا مالک ہے، کام نہیں کرنا تھا نہ کرتا لیکن کم از کم مل تو اخلاق سے لیتا وغیرہ، اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ تو اس طرح کی باتیں، اچھے اخلاق سے نہ پیش آنے والے کے بارے میں دل میں پیدا ہوتی رہتی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا۔ پھر مختلف معاشروں کے ایک دوسرے سے ملتے وقت مختلف حرکات کے ذریعے سے اظہار کے مختلف طریقے ہیں۔ کوئی سر جھکا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے، کوئی رکوع کی پوزیشن میں جا کے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے، کوئی دونوں ہاتھ جوڑ کر، اپنے چہرے تک لے جا کر ملنے کی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ پھر حال احوال پوچھ کے لوگ مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن (۔) نے جو ہمیں طریق سکھایا ہے، جو مومنین کی جماعت کو، (۔) معاشرے کے ہر فرد کو اپنے اندر رائج کرنا چاہئے وہ ہے کہ سلام کرو۔ یعنی ایک دوسرے پر سلامتی کی دعا بھیجو اور پھر یہ بھی تفصیل سے بتایا کہ سلامتی کی دعا کس طرح بھیجو اور پھر دوسرا بھی جس کو سلام کیا جائے، اسی طرح کم از کم انہیں الفاظ میں جواب دے۔ بلکہ اگر بہتر الفاظ میں گنجائش ہو جواب دینے کی تو بہتر جواب دے۔ اس طرح جب تم ایک دوسرے کو سلام بھیجو گے تو ایک دوسرے کے لئے کیونکہ نیک جذبات سے دعا کر رہے ہو گے اس لئے محبت اور پیار کی فضا بھی تمہارے اندر پیدا ہو گی۔

پھر یہ بھی بتایا کہ (۔) معاشرہ کیونکہ امن اور سلامتی پھیلانے والا معاشرہ ہے اس لئے یہ بھی خیال رکھو کہ جب تم کسی کے گھر ملنے جاؤ تو مختلف اوقات میں انسان کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، طبیعتوں کی مختلف کیفیت ہوتی ہے اس لئے جب کسی کے گھر ملنے جاؤ اور گھر والا بعض مجبوریوں کی وجہ سے تمہارے سلام کا جواب نہ دے یا تمہاری توقعات کے مطابق تمہارے ساتھ پیش نہ آئے تو ناراض نہ ہو جایا کرو۔ زود رنجی کا اظہار نہ کیا کرو بلکہ حوصلہ دکھاتے ہوئے، خاموشی سے واپس آ جایا کرو۔ اور اگر اس طرح عمل کرو گے تو ہر طرف سلامتی بکھیرنے والے اور پر امن معاشرہ قائم کرنے والے ہو گے۔

یہ جو دو آیات میں نے تلاوت کی ہیں، آپ نے ان کا ترجمہ بھی سن لیا۔ اس میں (۔) کے حسین معاشرے کو قائم کرنے اور آپس کے تعلقات کو ہمیشہ بہترین رکھنے کے لئے چند بڑی خوبصورت نصائح فرمائی گئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ بیان فرمائی کہ تمہارا دائرہ عمل صرف تمہارا اپنا گھر ہے۔ تم اگر آزادی سے داخل ہو سکتے ہو تو اپنے گھروں میں۔ کسی دوسرے کے گھر میں منہ اٹھا کے نہ چلے جایا کرو۔ اس سے تم بہت سی قباحتوں سے بچ جاؤ گے۔

اگر کسی کے پاس ملاقات کے لئے یا کام کے لئے جانا ہے تو پہلے گھر والوں سے اجازت لو اور اجازت لینے کے بہت سے فوائد ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے تو لکھا ہے کہ بغیر اجازت کسی کے گھر جانے سے ہو سکتا ہے کہ تمہارے پر کوئی اخلاقی الزام لگ جائے، کوئی چوری کا الزام لگ جائے۔ اس لئے اجازت کو انا کا مسئلہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری اپنی بھی اسی میں بچت ہے اور گھر والوں سے جو تمہارے تعلقات ہیں ان میں بھی اس میں فائدہ ہے کہ اجازت لے لو۔

پھر بہت ضروری چیز، بہت اہم بات یہ ہے کہ اجازت لینے کا طریق کیا ہے۔ فرمایا کہ اجازت لینی کس طرح ہے۔ وہ اس طرح لینی ہے کہ سلام کہہ کر اجازت لو، اونچی آواز میں سلام کہو۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے، کسی شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے اپنے ملازم کو کہا کہ جاؤ اس کو جا کر اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ۔ جو یہ ہے کہ پہلے سلام کرو پھر اندر آنے کی اجازت لو۔ کیونکہ یہی ایک طریق ہے جس سے تم اپنے آپ کو بھی پاک کر رہے ہوتے ہو اور گھر والوں کو بھی سلامتی بھیج رہے ہوتے ہو۔ سلامتی کا یہ پیغام بھیجنے سے یہ احساس بھی رہتا ہے کہ میں نے سلامتی کا پیغام بھیجا ہے اب ان گھر والوں کے لئے میں نے امن کا پیامبر بن کر ہی رہنا ہے ان سے بہتر تعلقات ہی رکھنے ہیں۔ اور پھر گھر والے بھی جو جواب میں سلامتی کا جواب ہی دیتے ہیں تو پھر اس طرح سے دونوں طرف سے محبت کے جذبات کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

گھر میں سلام کہہ کر داخل ہونے کی اجازت کے بارے میں ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خدمت میں اپنے والد کے قرض کے معاملہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو آپؐ نے فرمایا: کون؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا مَیں مَیں لگا رکھی ہے۔ گویا کہ آپؐ نے یہ بات پسند نہیں فرمائی کہ بغیر سلام کے اپنا تعارف کروایا جائے۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب اذا قال من ذا)

یہ بات آپؐ کو سخت ناپسند تھی کہ کوئی .... ہو اور سلام کو رواج نہ دے اور یونہی گنواروں کی طرح گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا بھی بڑا واضح حکم ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ (۔) (النور: 62)۔ یعنی جب تم گھروں میں داخل ہو تو پہلے اپنے آپ کو سلام کر لیا کرو۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں یعنی اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو سلام کہو جوان مکانوں میں رہتے ہیں اور یاد رکھو کہ یہ سلام تمہارے منہ کا سلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بہت بڑا تحفہ ہے۔ یعنی سلام کا لفظ بظاہر تو بہت معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن ہے بڑے عظیم الشان نتائج پیدا کرنے والا۔ کیونکہ سلام کے لفظ کے پیچھے خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔ پس جب تم کسی بھائی کو سلام کہتے ہو تو تم نہیں کہتے بلکہ خدا تعالیٰ کی دعا اسے پہنچاتے ہو۔ فرمایا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ عموماً ہمارے ملک میں لوگ اپنے گھروں میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم نہیں کہتے۔ گویا ان کے نزدیک ایک دوسرے کے لئے تو یہ دعا ہے لیکن اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام.........کو یہ حکم دیا ہے کہ جب بھی وہ اپنے گھروں میں جائیں السلام علیکم کہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے ہاں جاؤ تو سلام کہا کرو۔ یہ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

یہاں یہ بات مزید واضح ہوگئی کہ اپنے گھر میں بھی داخل ہو تو سلام کہا کرو کیونکہ سلامتی کا پیغام تو ہر وقت بکھیرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جب تم جنت میں جاؤ گے تو وہاں کیونکہ صحیح معنوں میں اس سلامتی کے کلمہ کا ادراک ہوگا، صحیح معنے پتہ ہوں گے اس لئے اللہ کی پاکیزگی بیان کرنے کے بعد دوسری اہم بات جو تم کرو گے وہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنا ہی ہوگا۔ اس لئے یہاں بھی اگر جنت نظیر معاشرہ قائم کرنا ہے تو ایک دوسرے پر سلام بھیجو۔

تو سلام کی عادت ڈالنے کے لئے جیسا کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں بھی اپنے بچوں کو سلام کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ تو ٹریننگ کا ایک مستقل حصہ ہے، بچے کو سمجھاتے رہیں کہ وہ سلام کرنے کی عادت ڈالے، گھر سے جب بھی باہر جائے سلام کر کے جائے اور گھر میں جب داخل ہو تو سلام کر کے داخل ہو۔ پھر بچوں کو اس کا مطلب بھی سمجھائیں کہ کیوں سلام کیا جاتا ہے تو بہرحال بچوں، بڑوں سب کو سلام کہنے کی عادت ہونی چاہئے۔

بعض دفعہ بے تکلف دوستوں اور بے تکلف عزیزوں کے گھروں میں لوگ بے دھڑک چلے جاتے ہیں۔ یہاں یورپ میں تو اکثر گھروں میں باہر کے دروازوں کو کیونکہ تالا لگا ہوتا ہے یا اس طرح کا لاک (Lock) ہوتا ہے جو خود بخود بند ہو جاتا ہے یا باہر سے کھل نہیں سکتا اس لئے اس طرح جا نہیں سکتے` اور جن گھروں میں اس طرح کا نظام نہیں ہے یا اگر یہ نہ ہو اور گھر کھلے ہوں تو شاید ان گھروں میں گھسنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے لیکن پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بلکہ تمام تیسری دنیا جو کہلاتی ہے ان ملکوں میں یہی طریق ہے اور جب روکو کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تو پھر برا مناتے ہیں۔ یہ حکم عورتوں کے لئے بھی اسی طرح ہے جس طرح یہ مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں میں بھی وہی قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں جس طرح مردوں میں پیدا ہو سکتی ہیں بلکہ بعض حالات میں عورتوں کے لئے زیادہ قباحتیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے سلام کر کے، اعلان کر کے، اجازت لے کر گھر کے جس فرد کے پاس بھی آئی ہوں وہاں جائیں تاکہ تمام گھر والوں کو بھی پتہ ہو کہ فلاں اس وقت ہمارے گھر میں موجود ہے۔ پھر پردہ دار عورت کے لئے اور بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے کہ اس اعلان کی وجہ سے جہاں وہ گھر میں موجود ہوگی وہاں مرد آسانی سے آ جا نہیں سکیں گے یا آنے میں احتیاط کریں گے۔ پردہ کروا کر آئیں گے۔ تو اس طرح اور بھی بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں صرف سلام کہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ نہیں کہ گھر یا کمرہ کھلا دیکھ کر وہاں جا کے بیٹھ جاؤ بلکہ اگر گھر میں کوئی نہیں تو تین دفعہ سلام کہو اور جب تین دفعہ سلام کہہ دیا اور کسی نے نہیں سنا تو واپس چلے جاؤ۔ اور پھر یہ کہ گھر میں اجازت ملے تو داخل ہونا ہے۔ اگر تم نے تین دفعہ سلام کیا اور اجازت نہیں ملی یا گھر میں کوئی نہیں ہے یا گھر والا پسند نہیں کرتا کہ تم اس وقت اس کے گھر آؤ تو واپس چلے جاؤ۔ اگر کوئی گھر والا موجود ہو اور کھل کر یہ کہہ بھی دے کہ اس وقت مجبوری کی وجہ سے میں مل نہیں سکتا تو پھر برا نہ مناؤ بلکہ جو کہا گیا ہے وہ کرو۔ اور وہ یہی کہا گیا ہے کہ واپس چلے جاؤ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ واپس چلے جاؤ۔ سلام تو اس لئے پھیلا رہے ہو کہ سلامتی کا پیغام پھیلے امن کا پیغام پھیلے، آپس میں محبت اور اخوت قائم ہو، تمہارے اندر پاکیزگی قائم ہو تو پھر اگر کوئی گھر والا معذرت کر دے یا ملنا نہ چاہے تو اس کے باوجود ملنے والا برا نہ منائے۔ اور گھر والے کی بات مان لے۔ تو یہ ہے (۔) معاشرہ جو سلام کو رواج دے کر قائم ہوگا۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت مانگ لے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ واپس لوٹ جائے۔

(بخاری کتاب الاستئذان ـ باب التسلیم و الاستئذان ثلاثا)

یہاں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ اتنی دور سے آئے ہوتے ہو گھر والے نے تمہیں واپس لوٹا دیا تو اس نے غلط کیا، کم از کم ایک دو منٹ بٹھا کر پانی ہی پوچھ لیتا۔ بلکہ یہاں آنے والے کو کہا ہے کہ اگر گھر والا اجازت نہ دے تو واپس چلے جاؤ۔ ٹھیک ہے اور جگہوں پر مہمان نوازی کا بھی حکم ہے۔ لیکن یہاں تمہیں یہی حکم ہے کہ گھر والا گھر کا مالک ہے۔ تمہیں اگر اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا تو واپس چلے جاؤ۔ لیکن پاکیزگی یہی ہے کہ واپس ناراضگی سے نہیں جانا، برا نہیں منانا بلکہ دل میں بلا کسی رنجش لانے کے اس پر عمل کرنا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے اور اس سے ہمارے اندر محبت واخوت پیدا ہوگی۔ دل میں کسی قسم کے بدلے کا خیال نہیں لانا کہ میں بھی جب مجھے موقع ملے اسی طرح کروں گا۔ اس طرح تو بجائے امن کے فساد پھیلانے والے ہوں گے۔ پھر یہ ہے کہ آجکل چونکہ گھروں میں گھنٹی لگی ہوتی ہے، گھنٹیوں کا رواج ہے اس لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ سلام کی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ گھنٹی کے ساتھ بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔ اسی میں برکت ہے اسی سے محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم صاحب ایمان اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسا فعل نہ بتاؤں جو تم بجا لاؤ تو باہم محبت کرنے لگو۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **افشوا السلام بینکم** یعنی آپس میں سلام کہنے کو رواج دو۔

(مسلم کتاب الایمان ـ باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المومنون)

تو یہاں آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ ہر ایک کو پتہ ہے اور مومن کون ہے، ایمان لانے والا کون ہے۔ فرمایا کہ ایمان لانے والے وہ ہیں جو آپس میں محبت و پیار سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم نے بیعت کر لی، الفاظ بیعت دوہرا دیئے تو مومن بن گئے۔ فرمایا کہ اگر تمہارے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں، اگر تم نے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھا، اگر تم تعلیم کے

تمام حصوں پر پوری طرح عمل نہیں کر رہے تو ایمان میں بہت خلا باقی ہے۔ تم جماعت میں شامل تو ہو گئے لیکن جو انقلاب حضرت اقدس مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ پیدا نہیں ہوا۔ مومن کی جو نشانیاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں وہ حاصل نہیں ہوئیں۔ جو اعلیٰ معیار حاصل کرنے تھے وہ ابھی حاصل کرنا باقی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِن کمزوریوں کے ساتھ تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ اسلمنا ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی۔ فرمایا یہ کہنے کے بعد تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم ایمان لائے۔ آگے فرماتا ہے کہ (۔) جہاں تک ایمان کا تعلق ہے وہ تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ایمان تب داخل ہوا ہوا سمجھا جائے گا جب یہ اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ اللہ کی بھی عبادت کرنے والے ہو گے، کوئی نماز بھی چھوڑنے والے نہیں ہو گے اور خدا کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہو گے اور آپس میں انتہائی محبت بھی پیدا کرنے والے ہو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ سلام کو رواج دو اور سلام کو رواج دینے کا یہ مطلب ہے کہ جب منہ سے سلام کہو تو اس وقت تمہارے دل سے بھی تمہارے بھائی کے لئے دعائے خیر نکل رہی ہو۔

پھر اس بارے میں ایک اور روایت ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ .... میں عداوت اور حسد کی بیماری بھی پیدا ہو جائے گی جس سے دین کی برکات بھی جاتی رہیں گی اور تمہارے اندر سے دین بالکل نکل جائے گا۔ چنانچہ آجکل دیکھ لیں یہی .... کا حال ہے۔ پس ہم احمدی (۔) **خوش قسمت ہیں کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر ان بیماریوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر اصلاح نہ کی تو پھر بیعت سے ہی کاٹے جائیں گے۔ اللہ ہر ایک کو محفوظ رکھے۔**

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں کی بیماری عداوت اور حسد تمہارے اندر بھی گھس آئے گی۔ عداوت تو جڑ سے کاٹ دینے والی شئے ہے۔ یہ بالوں کو نہیں کاٹتی بلکہ دین کو کاٹ دیتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک مومن نہ بنو اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک تم میں باہم میل ملاپ اور محبت نہ ہو۔ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ یہ باہمی محبت تم میں کیوں کر پیدا ہو گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپس میں السلام علیکم کو رواج دو۔ (الترغیب و الترهیب بحواله بزار)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر یہ بھی بتایا کہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے کے موقعے کس طرح پیدا کرنے ہیں۔ اور پھر کس طریق سے سلام کرنا ہے کہ زیادہ سے زیادہ محبت بڑھے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمران بن حُصَیْن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ آپؐ نے انہیں الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔ (ترمذی ابواب الاستئذان فی فضل السلام)

تو دیکھیں اپنے پیارے نبیؐ کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے کس باریکی میں جا کر طریقے سکھائے ہیں۔ ہر دعا جو السلام علیکم کے ساتھ شامل کرتے ہیں وہ سلام کرنے والے کے لئے دس گنا ثواب کا باعث بنتی ہے، دس گنا اضافے کے ساتھ ثواب کا باعث بنتی ہے۔ اور جب یہ دعا ثواب میں اضافہ کر رہی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کھاتے صرف اس لئے نہیں بنائے کہ اگلے جہان میں پہنچنے پر ہی دکھائے گا بلکہ وہ اس دنیا میں بھی ایسی دعائیں کرنے والوں کو، جو دل سے دوسروں کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں، مزید نیکیاں قائم کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور اس کے اُس بھائی کو بھی ان دعاؤں سے فیضیاب فرماتا ہے جو دعا کرنے والا اس کو دے رہا ہوتا ہے۔ اور پھر جواب میں ایک دوسرے کو دے رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب دوسرا بڑھا کر جواب دیتا ہے تو پھر اور زیادہ نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی تو حکم ہے کہ جب کسی کو کوئی خیر لوٹاؤ تو بڑھا کر دو۔ اگر کسی کو کوئی چیز نیکیوں میں سے لوٹاؤ تو بڑھا کر لوٹاؤ۔ اگر ایک **السلام علیکم** کہتا ہے تو جواب والا **ورحمۃ اللہ** ساتھ لگا دیتا ہے یا **برکاتہ** بھی ساتھ لگا دیتا ہے تو وہ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے اور دینے والا بھی اور جس کو مل رہی ہوں اس کو بھی زائد دعائیں مل رہی ہوتی ہیں۔

یہاں میں ضمناً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس سلسلہ میں ایک بات ذکر کر دوں۔ میں بھی بعض اوقات جان بوجھ کر اسی طرح کرتا ہوں۔ ان سے کسی نے سوال کیا تھا کہ زیادہ ثواب تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے میں ہے۔ آپ صرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں تو آپ نے جواب دیا تھا کہ میں جان بوجھ کر ایسا کرتا ہوں تاکہ آپ زیادہ بہتر طور پر لوٹا سکیں کیونکہ احسن رنگ میں لوٹانے کا بھی تو حکم ہے۔

مجھے کسی بچی نے سوال کیا اس سفر کے دوران بھی کہ آپ کو سب دعا کے لئے کہتے ہیں آپ کسی کو نہیں کہتے۔ تو میں نے اس کو کہا تھا کہ **میں تو پہلے دن سے آج تک دعا کے لئے کہتا چلا آ رہا ہوں۔ ہاں ہر ملنے والے کو انفرادی طور پر نہیں کہتا۔ بعضوں کو کہہ بھی دیتا ہوں اور خطوں میں بھی لکھتا ہوں لیکن اجتماعی طور پر عموماً میں دعا کے لئے کہتا رہتا ہوں اور اجتماعی دعائیں لینے کی کوشش کرتا ہوں۔** (۔) میں بھی سلام کرتے وقت، اجتماعوں وغیرہ میں بھی۔ اس سے ایک تو جو میں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا طریق کار تھا اور میں بھی بعض دفعہ کرتا ہوں، جیسا کہ آپ نے جواب دیا تھا کہ اس لئے مختصر سلام کرتے ہیں کہ جواب دینے والے کو زیادہ ثواب ہو۔ ایک تو یہ ہے کہ اس کو ثواب مل جائے کہ وہ بڑھا کر لوٹائے تو وہ جو بڑھا کر لوٹا رہا ہوتا ہے اس میں سے بھی تو دعاؤں کا حصہ مل رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھے تو سب سے زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جتنی زیادہ دعاؤں سے آپ میری مدد کر رہے ہوں گے اتنی زیادہ جماعت میں مضبوطی آتی چلی جائے گی اور اتنی زیادہ آپس کی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ بہرحال یہ ضمناً بات آ گئی تھی۔ اصولی طور پر یہ نہیں ہے کہ سلام کرنے والا آدھا سلام کرے یا مختصر الفاظ میں کرے اور جواب دینے والا ضرور پورا جواب دے۔ دونوں طرف سے جتنی زیادہ دعائیں دی جائیں اتنا زیادہ بہتر ہے۔ میں بعض اوقات پورا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بھی کہتا ہوں۔ اور جس طرح حدیث میں ہے کہ اس کو رواج دینا چاہئے۔ ہر کوئی کیونکہ اس طرح سوچ کر نہ تو سلام کر رہا ہوتا ہے اور نہ جواب دینے والا سوچ کر جواب دیتا ہے اس لئے انفرادی طور پر یا ویسے بھی عام طور پر جو لوگ ملیں تو زیادہ ثواب اسی میں ہے جتنے زیادہ الفاظ سلامتی کے، دعا کے دوہرائیں گے۔ یہ وضاحت میں نے اس لئے تفصیل سے دے دی ہے کہ بعض لوگ ناسمجھی میں بعض باتوں میں پکے ہو جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اگر کسی نے یہ بات سنی ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات پہ جان بوجھ کر قائم ہی ہو جائے کہ سلام صرف اتنا ہی فرض ہے کہ مختصر کیا جائے اور جواب دینے والا زیادہ جواب دے۔ کیونکہ بعض باتیں موقع محل کے حساب سے اور بعض لوگوں کے مقام کے لحاظ سے ہوتی ہیں، وہ اصول نہیں بن جایا کرتے۔ اصول وہی ہیں جو ہمیں ہمارے آقا و مطاع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں اور ہمیں تو جتنا زیادہ ثواب حاصل کر سکیں کرنا چاہئے۔ اور یہ لوٹانے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی بڑھا کر لوٹائے تاکہ اس کو بھی ثواب ملے اور جس کو وہ سلام کا جواب دے رہا ہے اس کو بھی ثواب ملے۔

پھر جن باتوں کے کرنے سے مومن جنت میں داخل ہو گا۔ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں اس طرح آتا ہے کہ حضرت

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی ابو اب صفة القيمة)

اس حدیث میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ان میں سے تین تو حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہیں جو میں نے پہلے حدیث پڑھی تھی یہ اس کی مزید وضاحت ہے۔ یعنی سلام کے رواج سے ایک دوسرے کے لئے نرم جذبات پیدا ہوں گے اور نرم جذبات کے پیدا ہونے سے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ دوسرے یہ فرمایا کہ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھو۔ اگر کوئی ضرورت مند نہیں ملتا، یہاں بعض اوقات ان ملکوں میں کوئی ضرورت مند نہیں ملتا۔ تو جماعت میں صدقات کا نظام موجود ہے۔ یہاں سے دوسرے ملکوں میں بھی مدد کی جاتی ہے۔ بے انتہا غریبوں کی مدد کی جاتی ہے تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ تو براہ راست سلام تو نہیں پہنچا رہے لیکن ان غریبوں کے لئے سلامتی کے سامان پیدا کر رہے ہو۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھ رہے ہو اور ان سے غائبانہ دعائیں بھی لے رہے ہو۔ یہ صرف محبت اور ہمدردی کے اس جذبے کے تحت کر رہے ہیں کہ ہمارے بھائی بند ہیں اور ضرورت مند ہیں۔ پھر فرمایا کہ صلہ رحمی کرو۔ اپنے رشتہ داروں کا، اپنے قریبیوں کا، اپنے عزیزوں کا ایک دوسرے کے سسرالی قریبیوں کا، عزیزوں کا خیال رکھو، کیونکہ ایک دوسرے کے سسرال کے جو رحمی رشتہ دار ہیں وہ بھی قریبی عزیز ہی ہیں۔ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ تکلیف صرف یہی نہیں ہے کہ کوئی جسمانی تکلیف نہیں پہنچائی یا کھل کے گالم گلوچ نہیں کی بلکہ اگر خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے جذبات کا اور ایک دوسرے کے عزیزوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے تو وہ بھی سلامتی پھیلانے والے نہیں ہیں۔

سلامتی تو ایک دعا ہے اور دعائیں جذبات کو ٹھیس پہنچا کر نہیں دی جاتیں۔ فرمایا کہ یہ سب باتیں سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے تم بھی ان باتوں کو کر کے سلامتی کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو گے۔ اور پھر آخر میں حق اللہ کی طرف بھی توجہ دلا دی۔ کہ اللہ کا حق کیا ہے؟ بلکہ وہ بھی بندوں کی ضرورت ہی ہے کہ نمازیں بھی پڑھو، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بلکہ تہجد کی نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ جب اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اس وقت تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھو گے تو پھر دل بھی صاف ہوگا۔ خدا کی خشیت بھی پیدا ہوگی اور جب خدا کی خشیت پیدا ہوگی تو اس کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور سلامتی کی دعا بھیجنے کی طرف اور توجہ پیدا ہوگی۔ اور نہ صرف اگلے جہان میں بلکہ اس جہان میں بھی تمہیں سلام بھیجنے کا فہم حاصل ہو رہا ہوگا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن سے جان پہچان ہے صرف انہیں کو سلام کرنا چاہئے۔ مسلمان معاشرے میں تو ہر راہ چلتے کو سلام کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا۔ اسلام کا کون سا کام بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا، چاہے تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ.........معاشرے میں سلام کو رواج دینا چاہئے۔

.... میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا جرم ہے۔ بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو یہ ان کا حال ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔ خاص طور پر ربوہ، قادیان میں۔ اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے.........۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ایوب بن بشیرؓ قبیلہ عَنْزَہ کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ اس پر حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ میں جب کبھی بھی حضورؐ سے ملا، مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بلا بھیجا، میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضورؐ اس وقت بستر پر تھے، حضورؐ نے مجھے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معانقہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی المصافحة)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا اور آپؐ سے گفتگو کرتا، آپؐ اس سے اپنا چہرہ مبارک نہ ہٹاتے۔ یہاں تک کہ وہ خود واپس چلا جائے اور جب کوئی آپؐ سے مصافحہ کرتا تو آپؐ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ چھڑاتے یہاں تک کہ وہ خود ہاتھ چھڑا لے۔ اور کبھی آپؐ کو اپنے ساتھ بیٹھنے والے سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(ابن ماجه کتاب الادب باب اکرام الرجل جلیسه)

اس سے جہاں ہم سب کے لئے نصیحت ہے، خاص طور پر جماعت کے عہدیداران کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں، ان کو بھی سبق لینا چاہئے کہ ملنے کے لئے آنے والے کو اچھی طرح خوش آمدید کہنا چاہئے۔ خوش آمدید کہیں، ان سے ملیں، مصافحہ کریں، ہر آنے والے کی بات کو غور سے سنیں۔ بعض لکھنے والے مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے بعض معاملات ہیں کہ آپ سے ملنا تو شاید آسان ہو لیکن ہمارے فلاں عہدیدار سے ملنا بڑا مشکل ہے۔ تو ایسے عہدیداران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کو یاد رکھنا چاہئے، ملنے والے سے اتنے آرام سے ملیں کہ اس کی تسلی ہو اور وہ خود تسلی پا کر آپ سے الگ ہو۔ پھر دفتروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہئے، مصافحہ کرنا چاہئے۔ اس سے آپ کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے اور یہی عاجزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے۔ دیکھیں آپ بیٹھتے وقت بھی کتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔

مصافحے کے بارے میں یہاں ایک وضاحت کر دوں یہاں مغرب میں ہمارے معاشرے سے آئی ہوئی بعض خواتین کو بھی مردوں کے کہنے کی وجہ سے یا خود ہی کسی کمپلیکس (Complex) کی وجہ سے مردوں سے مصافحہ کرنے کی عادت ہو گئی ہے اور بڑے آرام سے عورتیں مردوں سے مصافحہ کر لیتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ اگر آرام سے دوسرے کو سمجھا دیں کہ ہمارا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا تو لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ نہ عورت مرد کو سلام کرتی ہے تو پھر نہ مرد عورت کو سلام کرے گا۔ دوسرے بعض معاشروں میں بھی تو مصافحے نہ کرنے کا رواج ہے وہ بھی تو نہیں کرتے۔ ہندو بھی ہاتھ جوڑ کر یوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ وہاں ان کا سلام کا رواج ہے۔ اور معاشروں میں بھی اس طرح مختلف طریقے ہیں۔ اس لئے شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی قسم کے کمپلیکس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مذہب بہرحال مقدم ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بہرحال زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (بخاری کتاب الاستئذان)

تو یہ طریق بھی عاجزی پیدا کرنے اور تکبر کو دور کرنے لئے سکھایا گیا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اور اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا چٹان حائل ہو جائے۔ پھر دوبارہ اس سے ملے تو دوبارہ سلام کرے۔ یعنی ایک دفعہ سلام کافی نہیں ہے۔ پھر ملے پھر بے شک سلام کرے۔ یعنی سلام کو اتنا زیادہ رواج دو کہ تمہارے اندر کی ساری

کدورتیں، دل کے تمام میل صاف ہوجائیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے قریب سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی سب بیٹھے ہوئے تھے۔ تمام کی مشترکہ مجلس تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا۔

(بخاری کتاب الاستئذان)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بلا استثناء اس مجلس کے ہر فرد کو سلام کیا۔............

آپ لوگ بھی یہاں بلاجھجک اس معاشرے میں بھی لوگوں کو سلام کیا کریں۔ پھر اس کا مطلب بتایا کریں۔ آخر ان کا سلام بھی تو آپ کرتے ہیں۔ آپ کو بھی سلام کرنا چاہئے بعض قریبی تو خیر جانتے ہیں، سلام بھی کر لیتے ہیں۔ کل جب میں آیا ہوں تو بڑی اچھی بات لگی بعضوں نے جو یہاں کے مقامی تھے السلام علیکم بھی کہا۔ تو ہر ایک کو بتانا چاہئے، اس کا مطلب بھی بتائیں تاکہ (۔) کی تعلیم کی جو خوبیاں ہیں وہ بھی لوگوں کو پتہ لگیں۔ اور اس سے آپ کی دعوت الی اللہ کے اور راستے بھی کھلیں گے۔

اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود کے طریق کار کے بارے میں بتاتا ہوں۔ قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو سلام کا اس قدر خیال تھا کہ حضور اگرچہ چند لمحوں کے لئے بھی جماعت سے اٹھ کر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی السلام علیکم کہتے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 32)

حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں۔ اکثر حضور، السلام علیکم پہلے کہا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 114) تو یہ سب کچھ اس محبت کی وجہ سے تھا جو آپ کے دل میں اپنے ماننے والوں کے لئے تھی بلکہ کوئی بھی بیٹھا ہو تو آپ اس طریقے سے سلام کیا کرتے تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں سے ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے اور اسی جذبے کے تحت آپ سلام کو پھیلایا کرتے تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اس زمانے میں (۔) کے اکثر امراء کا حال سب سے بدتر ہے۔ وہ گویا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے اور فسق و فجور کے لئے پیدا کئے گئے ہیں دین سے وہ بالکل بے خبر اور تقویٰ سے خالی اور تکبر اور غرور سے بھرے ہوتے ہیں۔ اگر ایک غریب ان کو السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ بلکہ غریب کے منہ سے اس کلمہ کو ایک گستاخی کا کلمہ اور بیبا کی کی حرکت خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ پہلے زمانے کے اسلام کے بڑے بڑے بادشاہ السلام علیکم میں اپنی کوئی کسرشان نہیں سمجھتے تھے‘‘۔ یعنی اپنی شان میں کوئی کمی نہیں سمجھتے تھے ’’مگر یہ لوگ تو بادشاہ بھی نہیں ہیں پھر بھی بے جا تکبر نے ان کی نظر میں ایسا پیارا کلمہ جو السلام علیکم ہے، جو سلامت رہنے کے لئے ایک دعا ہے، حقیر کر کے دکھایا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ زمانہ کس قدر بدل گیا ہے کہ ہر شعار (۔) کا تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے‘‘۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 327)

پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس شعار (۔) کو اتنا رواج دیں کہ یہ احمدی کی پہچان بن جائے۔ اس کے لئے خود بھی کوشش کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی کہیں ان دنوں میں، جلسہ کے دنوں میں دعاؤں کے ساتھ جہاں وقت گزار رہے ہوں گے، جلسے کی کارروائی سننے میں جہاں وقت گزار رہے ہوں گے، وہاں ہر ملنے والے کو سلامتی کی بھی دعا دیں تاکہ اس مجمع میں، یہاں جو لوگ اکٹھے ہوئے ہیں ان میں جو دینی اور روحانی حالت کی بہتری کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، یہاں جو آپ آپس میں حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق رشتہ محبت واخوت قائم کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اس رشتے کی مضبوطی کے لئے سلامتی کی دعائیں بھی بھیجیں۔ دنیا میں ہر جگہ احمدی پاک دل کے ساتھ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دینا شروع کر دیں تو بہت جلد اس یکجہتی اور دعاؤں کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ احمدیت کی ترقی کو دیکھیں گے۔

دنیا میں آج اور جگہ بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ ان جلسوں کو سلامتی کے پیغام سے بھر دیں۔ ان ملکوں میں جب آپ (۔) کے اس امن اور سلامتی کے پیغام کو پھیلائیں گے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ دعوت الی اللہ میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی، لوگوں سے رابطوں میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی۔

اس لئے اس ملک میں رہنے والے ہر احمدی کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ جس طرح ان لوگوں نے آپ کو اپنے ملک میں رہنے اور کمانے، اپنے حالات بہتر بنانے کی اجازت دی ہے اور ایک احسان کیا ہے کہ بہت سوں کے حالات اپنے ملک میں اتنے اچھے نہیں تھے یہاں کی نسبت تو اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس خوبصورت تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جو (۔) نے آپ کو دی ہے، جس کو اس زمانے میں صحیح رنگ میں ہمارے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود نے رکھا ہے۔ اس کو ان لوگوں تک پہنچائیں۔ (۔) سلامتی کا پیغام ہے، ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو بہت سے الہامات و رویا میں السلام علیکم کہہ کر خوشخبریاں دی ہیں۔ اس وقت میں ایک رویا پیش کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں کہ: ’’میں نے خواب میں دیکھا کہ اول گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح و ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے اَصْلَحَ اللّٰهُ اَمْرِیْ كُلَّهٗ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے سارے کام اپنے فضل سے ٹھیک کر دیئے۔ پھر دیکھا کہ مکان شبیہ (۔) میں ہوں (یعنی (۔) کی شکل کے مکان میں ہوں) اور ایک الماری کے پاس کھڑا ہوں اور حامد علی بھی کھڑا ہے۔ اتنے میں نظر پڑی میں نے عبداللہ غزنوی کو دیکھا کہ بیٹھے ہیں اور میرا بھائی غلام قادر بھی بیٹھا ہے تب میں نے نزدیک ہو کر ان کو السلام علیکم کہا تو انہوں نے بھی وعلیکم السلام کہا اور بہت سے دعائیہ کلمات ساتھ ملا دیئے جن میں صرف یہ لفظ محفوظ رہا یعنی ذہن میں یہی رہا کہ اَخَّرَكَ اللّٰه کہ اللہ تعالیٰ تیرے سارے کام ٹھیک بنا دے۔ انجام بخیر کرے۔ مگر معنے یہی یاد رہے کہ ان کے کلمات ایسے ہی تھے کہ تیرا خدا مددگار ہو، تیری فتح ہو، پھر میں اس مجلس میں بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے خواب بھی دیکھی ہے کسی کو میں نے السلام علیکم کہا ہے۔ اس نے جواب دیا وَعَلَيْكُمُ السَّلَام وَالظَّفر‘‘.

(تذکرہ صفحہ 249 مطبوعہ 1969ء)

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے طفیل اللہ تعالیٰ کے اس سلام کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ سلام حضرت اقدس کے ساتھ آپ کی جماعت کو بھی ہے۔ آپ کا مقصد ایک پاک جماعت کا قیام تھا اور نیک انجام اس جماعت کے لئے بھی ہے جیسا کہ اس میں بتایا گیا ہے۔ لیکن ہر فرد جماعت کو سلامتی پھیلا کر انفرادی طور پر بھی ان برکات سے حصہ لینا چاہئے تاکہ فتح و ظفر کی جو خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس کی برکات سے ہر ایک حصہ لے سکے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اس سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک بھی پھیلائیں اور آپس میں بھی مومن بنتے ہوئے محبت اور پیار کی فضا پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے بھی وارث بنیں جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فجر کے بعد استراحت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

صوفیاء میں یہ عام رواج رہا ہے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کیلئے سو جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی بھی یہی عادت تھی کہ آپ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر تک استراحت فرماتے۔ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 54)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **39614** میں رائے رمیض احمد ولد ڈاکٹر انور احمد مبشر قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رائے رمیض احمد احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد ولد نصیر احمد احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 2 انوار الحسن ولد نذیر احمد ساکن احمد نگر نزد ربوہ

مسل نمبر **39615** میں ربیعہ مہوش بنت ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 27-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ایک تولہ دو رتی مالیتی -/7800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ربیعہ مہوش ساکن احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد ولد نصیر احمد ساکن احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر والد موصیہ مسل نمبر 39611

مسل نمبر **39616** میں چوہدری محمد اکرم ولد چوہدری محمد صدیق صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری کاشتکاری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع احمد نگر مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ برقبہ 15 مرلہ واقع دارالفضل غربی ربوہ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد اکرم احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد ولد نصیر احمد ساکن احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 2 انوار الحسن ولد نذیر احمد صاحب ساکن احمد نگر نزد ربوہ

مسل نمبر **39617** میں شیر احمد افضل کلیم ولد محمد صدیق باجوہ قوم باجوہ پیشہ دکانداری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو عدد دوکانیں برقبہ........ مالیتی -/75000 واقع.........۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیر افضل کلیم ساکن احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد ولد نصیر احمد احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 2 احمد علی ولد محمد یوسف ساکن احمد نگر نزد ربوہ

مسل نمبر **39618** میں شہناز بیگم زوجہ خلیل احمد چوہدری مربی سلسلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-3-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی -/60400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شہناز بیگم ساکن چک نمبر 194 ر۔ب ضلع فیصل آباد حال چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری خلیل احمد مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 24769 گواہ شد نمبر 2 شیخ منور احمد وصیت نمبر 31209

مسل نمبر **39619** میں ساجدہ داؤد زوجہ داؤد احمد گوندل قوم گوندل جٹ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 12-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ ساڑھے سولہ مرلہ واقع چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی -/40000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی -/23000 روپے۔ 3۔ حق مہر خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ساجدہ داؤد چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد گوندل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ منور احمد وصیت نمبر 31209

مسل نمبر **39620** میں محمد شریف ولد محمد بخش قوم گجر پیشہ زمینداری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 12-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 43 کنال واقع چوڑا سکھر ضلع شیخوپورہ مالیتی 4 لاکھ 77 ہزار روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 7 ایکڑ ساڑھے چار کنال واقع ساہیوال ضلع سرگودھا مالیتی 5 لاکھ 58 ہزار روپے۔ 3۔ مکان واقع ساہیوال برقبہ........ مالیتی -/250000 روپے۔ 4۔ پلاٹ 3 عدد برقبہ........ واقع ساہیوال مالیتی 3 لاکھ 44 ہزار 5۔ مال مویشی مالیتی ایک لاکھ دس ہزار روپے۔ کل جائیداد 17 لاکھ 39 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت .... مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/17500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد شریف ساہیوال ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد گجر پٹواری ولد فقیر محمد صاحب ساہیوال ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 محمد حیات ولد محمد بخش نواں لوک ساہیوال ضلع سرگودھا

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ نومبر 2004ء مبلغ ستتر روپے صرف (-/Rs.77) بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون مکان: 04524-213588
دکان: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
طالب دعا: الحاج میاں قمر احمد

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
وکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

عزیز
ہومیو
پیتھک
گولبازار
ربوہ
فون
212399:
نوٹ
جمعۃ المبارک کو
سٹور رکلینک موسم
کے اوقات کے
مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ یکم دسمبر 2004ء

12-35 a.m لقاءمع العرب
1-40 a.m واقفین نو
2-05 a.m چلڈرن کلاس
3-15 a.m لجنہ میگزین
3-45 a.m سوال وجواب
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m بستان وقف نو
7-00 a.m خطبہ جمعہ
8-05 a.m گلدستہ
8-45 a.m سوال وجواب
9-45 a.m ہماری کائنات
10-10 a.m تقریر جلسہ سالانہ
11-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m لقاءمع العرب
1-05 p.m سواحیلی سروس
2-00 p.m خطبہ جمعہ
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m سیرت النبی ﷺ
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-45 p.m تقریر جلسہ سالانہ
6-35 p.m ہماری کائنات
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-00 p.m بستان وقف نو
10-00 p.m ہماری کائنات
10-30 p.m گلدستہ
11-05 p.m تقریر جلسہ سالانہ
11-50 p.m سوال وجواب

جمعرات 2 دسمبر 2004ء

12-55 a.m لقاءمع العرب
1-55 a.m چلڈرن کلاس
2-55 a.m خطبہ جمعہ
3-55 a.m سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m خطبہ جمعہ
6-55 a.m گلشن وقف نو
8-00 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
9-55 a.m مشاعرہ
11-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m لقاءمع العرب
1-05 p.m پشتو مذاکرہ
1-45 p.m ملاقات
2-55 p.m انڈونیشین سروس
3-55 p.m گلشن وقف نو
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 p.m خطبہ جمعہ
6-55 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m ملاقات
9-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
10-15 p.m ایم۔ٹی۔اے ٹریول
10-45 p.m مشاعرہ

اطلاعات واعلانات

تقریب شادی

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب صدر محلّہ ناصرآباد غربی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم طارق عدنان صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر نیشنل ٹیلی کمیونیکشن کی تقریب شادی بتاریخ 20 نومبر 2004ء کو سرانجام پائی۔ برات اسی دن راولپنڈی پہنچی۔ مکرم طارق عدنان صاحب کا نکاح مکرمہ فرحین سید صاحبہ بنت مکرم سید ارشد احمد صاحب جو حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں کے ساتھ گزشتہ اپریل میں طے پایا تھا۔ دولہا محترم غلام قادر صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت میاں کرم الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں اور مکرم محمود احمد خان صاحب لودھی مرحوم کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے باعث صد برکت کرے اور یہ مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی طیبہ کلیم عمر 5 سال سائیکل میں پاؤں آنے سے زخمی ہوگئی ہے احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد امین باجوہ صاحب مورخہ 26 نومبر 2004ء کو نیشنل ہسپتال فیصل آباد میں صبح ساڑھے آٹھ بجے بعمر 75 سال وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد حسین چیمہ صاحب مرحوم 88 شمالی سرگودھا کی بیٹی تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اسی دن بعد نماز عشاء بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم وسیم احمد طاہر صاحب جرمنی، مکرم آفاق احمد صاحب باجوہ سیکرٹری وقف نو دارالرحمت وسطی ربوہ، مکرم امجد پرویز باجوہ صاحب جرمنی اور مکرم محمد اقبال باجوہ صاحب کینیڈا اور ایک بیٹی مکرمہ نزہت فاروق صاحبہ اہلیہ مکرم فاروق حیدر صاحب جرمنی چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

آبشیرز۔ اب اور بھی شائستگی ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ملک بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم: چوک فون 04942-423173 ربوہ 04524-214610

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837، رہائش: 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442
TEL: 042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔ نومبر 2004ء

طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:47
زوال آفتاب	11:57
وقت عصر	3:33
غروب آفتاب	5:06
وقت عشاء	6:33

جائیداد کی خرید و فروخت کا قابل اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

ماہر امراض ناک کان وگلہ
ماہر امراض بہرے پن کی آمد
ہر چہار دن کے بعد بروز اتوار صبح 9:00 تا 12:00 بجے
بہرے پن کے مریضوں کو آلہ سماعت لگائے جائیں گے
اور ناک، کان، گلے کے آپریشن کئے جائیں گے۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار روڈ ربوہ فون: 213944-214499

Seminar on Study in Switzerland
Join the Victoria University's seminar for BSc & MSc Business Science/Computer Science Programs.
For admission IELTS / TOEFL test is must, if a student doesn't have any of these tests then sit in the University Free English test during seminar.
Venue & Dates:
Lahore: 4th December 5:00 To 9:00pm; The Renaissance School
3-Ali Block, New Garden Town.(near Zainib Memorial Hospital, Kalma Chowck).
Rabwah: 5th December 3:00 To 9:00 pm; Aiwan-e-Mahmood
For further information: -
Farrukh Luqman
Education Concern {The Renaissance School}
www.educoncern.tk Email: edu_concern@cyber.net.pk
Cell# 0303-6476707/ 0333-4360936 Off# 042-5858471/5863102/5834299

C.P.L 29